دوسرا قدم

گروپ ورک: ہر گروپ سے کہیں کہ وہ ایسے معاشرتی اور ثقافتی عوامل تلاش کریں جو اس حیاتیاتی فرق کو فروغ دینے کے علاوہ عورتوں میں ایچ آئی وی، ایڈز کے خدشات کو بڑھاتے ہیں۔

ممکنہ نتائج

- عام طور پر عورت کی کم حیثیت (غیر مساوی طاقت کا مطلب غیر مساوی بات چیت کے مواقع ہیں)
- فیصلہ سازی کی مہارتیں/اختیار کی کمی (کنڈوم کے استعمال پر بات چیت کر سکنے کی نااہلیت)
- عورتوں کو "ملکیت" تصور کیا جاتا ہے (خاندان اور خاندان سے باہر تشدد اور ظلم)
- عورتوں کو مقدس سمجھنا (معلومات کے حصول تک رسائی کو محدود کر دینا تا کہ اس پر بُری عورت ہونے کا الزام عائد نہ ہو)
- ماں بننے کی خواہش (حاملہ ہونے کیلئے غیر محفوظ جنسی عمل)
- اپنے شوہروں/ساتھیوں کو خوش کرنا (خطرناک طریقے جیسے جنسی عمل میں زیادہ لطف اندوزی کیلئے فرج میں ڈرائنگ ایجنٹ کا استعمال)۔
- کنوارے پن کو قائم رکھنے کی ضرورت (غیر محفوظ جنسی عمل جیسے غیر فطری عمل)
- گھر سے باہر جانے پر پابندی (بغیر اجازت ایس ٹی آئی کے علاج اور مانع حمل مشوروں کیلئے صحت کی سہولیات بہم پہنچانے والوں سے رجوع نہ کرنا)
- غذائی کمزوری (کم خوراکی) جس کے نتیجے میں ایچ آئی وی کا تیزی سے بڑھنا اور ایڈز میں تبدیل ہونا۔

تیسرا قدم

بڑے گروپ میں حاصل ہونے والے نتائج پر بحث کریں اور اس سے کچھ عمومی نتائج نکالیں اور ان نتائج کو سرگرمی نمبر 2 کے نتائج سے جوڑیں۔ اہم نکتہ جو ان نتائج سے نکلنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایچ آئی وی، ایڈز کے حوالہ سے درپیش خدشات کے کئی پہلو ہیں۔ عورتیں حیاتیاتی معاشرتی ثقافتی اور اقتصادی عوامل کی وجہ سے زیادہ بے کسی کا شکار ہوتی ہے۔ صنفی اقدار عورتوں کو ایچ آئی وی، ایڈز کیلئے مزید غیر محفوظ کر دیتی ہیں کیونکہ وہ کنڈوم کے استعمال کے بارے میں اپنے ساتھی سے بات چیت نہیں کر سکتیں اور معاشرتی صورتحال بھی عورتوں کیلئے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ آخر میں عورتوں میں ایچ آئی وی، ایڈز سے زیادہ متاثر ہونے کے خدشات پر زور دیا جانا چاہیے۔

سرگرمی نمبر 6

خطرناک رویئے اور لاچار گروپ

وقت: ایک گھنٹہ

مقاصد

1- خطرناک رویوں کو سمجھنا

2- شرکاء کو لاچار گروپوں کیلئے پروگراموں کے بارے میں سوچنے میں مدد دینا۔

پہلا قدم

بڑے گروپ میں خطرناک رویوں کی تعریف کریں۔ یہ بات واضح کریں کہ خطرناک رویئے صرف غیر محفوظ گروپس تک ہی محدود نہیں بلکہ کوئی بھی فرد ان خطرناک رویوں سے متاثر ہوسکتا ہے۔ ان رویوں کو اس طرح تقسیم کریں:

1- غیر محفوظ جنسی طریقے

2- خون کی غیر محفوظ منتقلی

3- غیر محفوظ آلات کا استعمال

سہولت کار کیلئے نوٹ

اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام شرکاء کو مذکورہ بالا تین درجوں کا علم ہو اور اگر ضرورت ہو تو ان کی تفصیل سے وضاحت کریں۔ بحث کے دوران جو چیزیں سامنے آسکتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

غیر محفوظ جنسی عمل، جنسی رجحان

- ہم جنس پرستی (اس میں ذہنی طور پر متعدد جنسوں سے رغبت رکھنے والے بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔)
- مخالف جنس کے ساتھ جنسی عمل
- مرد اور عورت دونوں سے جنسی تعلق

دوسرا قدم

ٹرانسپرنسی کی مدد سے ان تمام رویوں کو دکھائیں جن کی وجہ سے ایچ آئی وی کی منتقلی کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے جہاں ضروری ہو وہاں صنفی پہلوؤں پر بحث کریں کہ کس طرح مختلف صورتوں میں مرد اور عورتیں متاثر ہوسکتے ہیں۔

سہولت کار کیلئے نوٹ

اس مرحلے کیلئے آپ کو شرکاء کو ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

سہولت کار کیلئے نوٹس

- عورتوں میں ایس ٹی آئی کی موجودگی انہیں اپنے ساتھی کی طرف سے ایچ آئی وی کا وائرس لگنے کے ضمن میں زیادہ بے بس بنا دیتی ہے۔ اس صورتحال کا مردوں پر بھی اطلاق ہوسکتا ہے۔
- کنڈوم کے بغیر غیر فطری عمل اور لبریکشن کے بغیر جنسی عمل عورتوں کو انفیکشن کے سامنے زیادہ بے بس بناتا ہے۔
- کنڈوم کا مستقل عدم استعمال تمام ساتھیوں کیلئے خطرات میں اضافہ کر دیتا ہے۔
- زیادہ شراب نوشی اور غیر محفوظ جنسی عمل مردوں اور عورتوں کیلئے بالعموم جبکہ عورتوں کیلئے بالخصوص ایچ آئی وی انفیکشن کے ضمن میں بے بسی کو بڑھا دیتا ہے۔
- بغیر ٹیسٹ کے انتقال خون، خون لینے والے میں انفیکشن منتقل ہونے کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے۔
- سرنجوں اور سوئیوں کا مشترکہ استعمال تمام ساتھیوں میں انفیکشن کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں جن کا حوالہ دیا گیا ہے دونوں ساتھی ایچ آئی وی انفیکشن سے متاثر ہوسکتے ہیں۔ تاہم عورتیں زیادہ لاچار ہیں کیونکہ وہ کم تر معاشی حیثیت رکھتی ہیں۔ معاشرے میں ماتحت ہیں اور اپنے ساتھی یا خاوند سے تعلقات کے ضمن میں ان کے پاس فیصلہ سازی کا اختیار نہیں ہوتا۔

تیسرا قدم

اس بات پر بحث کریں کہ کونسے گروپ زیادہ خطرناک رویے اختیار کرسکتے ہیں۔ جو گروپ سامنے آسکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

جسم فروش

ٹیکوں کے ذریعے منشیات استعمال کرنے والے

نوجوان

گلیوں میں پھرنے والے آوارہ بچے،

نقل مکانی کر کے آنے والے مزدور

ایم ایس ایم (مردوں کا آپس میں جنسی تعلق)

تمام جنسوں سے جنسی تعلق رکھنے والے:

پناہ گزین

لمبے سفر کے ڈرائیور

قیدی

ملاح

چوتھا قدم

شرکاء کو گروپوں میں تقسیم کریں اور ہر گروپ سے کہیں کہ وہ ایک لاچار گروپ کا انتخاب کرلیں۔ بحث (1): یہ گروپ استحصال زدہ کیوں ہے۔ (2) ایچ آئی وی کے پھیلاؤ پر ان کے کیا اثرات ہیں۔ (3) ان گروپوں تک پہنچنے کیلئے کیا طریقے اپنائے جاسکتے ہیں؟ گروپ کو فلپ چارٹ پر صرف آخری سوال کا جواب لکھنے کو کہیں اور ہر گروپ کے ایک نمائندہ کو واپس رپورٹ کرنے کو کہیں۔

سہولت کار کیلئے نوٹ

بعض گروپ معاشرتی، ثقافتی، مذہبی اور حیاتیاتی وجوہات کی بناء پر ایچ آئی وی ایڈز کے سامنے زیادہ بے بس ہیں۔ مثال کے طور پر عورتیں ایچ آئی وی انفیکشن کے ضمن میں زیادہ بے بس ہیں۔ نوجوان بالغوں کی نسبت زیادہ بے بس ہیں اور ایسے ہی نوجوان لڑکیاں، لڑکوں کی نسبت زیادہ بے بس ہوتی ہیں۔ اقتصادی طور پر خوشحال لوگوں کے مقابلہ میں غریب لوگ زیادہ بے بس ہیں۔ اسی طرح غیر تعلیم یافتہ لوگ دوسرے گروپوں کی نسبت ایچ آئی وی، ایڈز کے بارے میں کم معلومات اور علاج کے طریقوں تک کم رسائی رکھتے ہیں۔

جو مرد خطرناک رویوں میں ملوث ہوتے ہیں وہ اس انفیکشن کا زیادہ شکار بنتے ہیں۔ اس درجے میں انجکشن کے ذریعے منشیات استعمال کرنے والے، مردوں کے ساتھ جنسی عمل کرنے والے مرد، نقل مکانی کرنے

والے مردوں، مہاجر، لمبے سفر کے ڈرائیور، قیدی اور ملاح شامل ہیں۔ ہم ان بے بس گروپوں پر دھبہ لگا کر انہیں مرکزی دھارے کی خدمات سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ یہ چیز انہیں محفوظ رویے اپنانے کیلئے طریقے سیکھنے کے ضمن میں زیادہ مشکلات کا باعث بنتی ہیں۔ پالیسیاں اور قوانین بھی ایسے گروپوں کے ساتھ امتیازی سلوک کر سکتے ہیں (مثال کے طور پر جسم فروشی اور منشیات کے استعمال کو جرم قرار دینا۔) مزید یہ کہ حفاظت کے حوالہ سے عوام میں غلط سوچ پیدا ہو سکتی ہے کہ متعدی بیماریاں ان مخصوص گروپوں کے رویوں کی وجہ سے ہیں اس لئے عوام کو ان گروپوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا ہے۔

اب جبکہ اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ایچ آئی وی، ایڈز صرف صحت کا مسئلہ نہیں رہا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایچ آئی وی، ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے اور سمجھنے کیلئے مختلف النوع حکمت عملی اپنائی جائیں۔ ایچ آئی وی، ایڈز، ترقی، معاشرتی یکجہتی، سیاسی استحکام، خوراک کے تحفظ، زندگی کے دوام کیلئے خطرہ ہے اور اس کا معاشیات پر بہت گہرا اثر ہے۔ ایچ آئی وی، ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے انسانی حقوق کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور تمام گروپوں بشمول استحصال زدہ گروپوں کو با اختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

انسانی حقوق اور صنف کے تناظر میں ایچ آئی وی، ایڈز کے پروگراموں کو دیگر پروگراموں کے ساتھ مرکزی دھارے میں شامل کیا جا سکتا ہے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ:

- بے بس گروپوں کو ایچ آئی وی کے بارے معلومات، احتیاطی تدابیر اور علاج تک برابری رسائی حاصل ہو۔
- جسم فروشوں، نوجوانوں اور بالغوں کیلئے صارف دوست، جنسی صحت کی خدمات اور ایچ آئی وی، ایڈز علاج تک برابری رسائی حاصل ہو اور اس رسائی میں یہ لوگ بھی شامل ہونے چاہئیں جیسے مردوں کے ساتھ جنسی روابط رکھنے والے مرد، مہاجرین، عورتیں اور دوسرے بے بس گروپ۔

پانچواں قدم

نتیجہ نکالنا:

گروپ جب واپس رپورٹ کریں تو سہولت کار کو درج ذیل سوالوں کی بناء پر کچھ نتائج اخذ کرنے چاہئیں۔ پاکستان میں استحصال زدہ طبقوں جیسے جسم فروش، مردوں کے ساتھ جنسی عمل کرنے والے مردوں اور بالغوں کو کس قسم کی سہولتیں میسر ہیں؟ یہ گروپ کہاں سے معلومات اور سہولیات حاصل کر سکتے ہیں؟ کچھ ایسے سادہ طریقہ کار کونسے ہیں جن کے ذریعے ان گروپوں تک پہنچا جا سکتا ہے؟

خطرناک رویے

غیر محفوظ جنسی رویہ	خون کی غیر محفوظ منتقلی	غیر محفوظ آلات کا استعمال
1-زیادہ ساتھیوں کے ساتھ غیر محفوظ جنسی عمل (الف) ساتھیوں کی تعداد (ب) ایس ٹی آئی کی موجودگی (ج) کنڈوم کے بغیر جنسی عمل (د) کنڈوم اور لبریکنٹ (Lubricant) کے بغیر غیر فطری عمل (س) کنڈوم کا استعمال کئے بغیر منہ کے ساتھ چوسنا یا منہ میں السر کی موجودگی (ش) کنڈوم کا متواتر استعمال نہ کرنا (ص) بغیر رضامندی کے جنسی عمل کرنا	1-بغیر ٹیسٹ منتقلی خون	1-سرنج کا مشترکہ استعمال (رگوں میں ٹیکے لگانا، صحت کی خدمات مہیا کرنے والوں کی طرف سے استعمال شدہ سرنجوں کا استعمال)
2-شراب نوشی غیر محفوظ جنسی طریقوں کو اپنانے کے خدشات	2-خون کی فروخت	2-دوسروں کے استعمال شدہ آلات کا استعمال جیسا کہ بلیڈ
3-نشہ آور چیزوں کا غلط استعمال غیر محفوظ جنسی طریقوں کو استعمال کرنے کے زیادہ مواقع	3-وہی خطرہ جو غیر محفوظ جنسی رویہ سے ہوتا ہے۔	3-جراثیم سے پاک کئے بغیر آلات کا استعمال
		4-وہی خطرہ ہے جو غیر محفوظ جنسی رویے اور غیر محفوظ خون کی منتقلی سے ہوتا ہے

سرگرمی نمبر 7

بیماری کی وجہ سے رسوائی اور امتیاز

وقت: ایک گھنٹہ پندرہ منٹ

مقاصد

- حصول صحت کے رویوں پر بیماری کی علامت کی وجہ سے بدنامی اور امتیازی سلوک کے اسباب کو سمجھنا۔
- بیماری کی علامات کی وجہ سے بدنامی اور امتیازی سلوک کے صنفی پہلوؤں کو جاننا۔

ایچ آئی وی، ایڈز کے مریضوں کو ایچ آئی وی ہونے کی وجہ سے رسوائی اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس کا اظہار بہت سے طریقوں سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ملازمت کا خاتمہ، گھر اور طبی سہولیات کا خاتمہ وغیرہ۔ ایچ آئی وی کی بناء پر ہونے والے امتیازی سلوک اور اس کی وجہ سے ہونے والی رسوائی بین الاقوامی انسانی حقوق کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

ایچ آئی وی، ایڈز کی مریض عورتوں کو زیادہ رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ترقی پذیر ممالک میں وہ طاقتور نہیں ہوتیں۔ دوسرے استحصال زدہ طبقے جیسے ٹیکوں کے ذریعے منشیات کا استعمال کرنے والے، ہم جنس پرست اور جسم فروشوں کو بھی رسوائی اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

رسوائی اور امتیازی سلوک لوگوں کو رضا کارانہ مشاورت، تشخیص، علاج وتعاون جیسی سہولتوں تک رسائی سے روکتے ہیں۔ ایچ آئی وی کا پھیلاؤ ان طبقات میں زیادہ ہے جن کو محدود بنیادی انسانی حقوق حاصل ہیں اور ایسے طبقے جو قانونی اور معاشی طور پر استحصال کی زد میں زیادہ ہیں۔

پہلا قدم

شرکاء سے ہینڈ آؤٹ کے سوالنامے کو پُر کرنے کو کہیں: ''ایڈز کے خوف کی شرح'' تاہم اس مرحلہ پر نتائج کا دوسرے لوگوں کو بتانا ضروری نہیں ہے۔

دوسرا قدم

شرکاء کو گروپوں میں تقسیم کریں اور انہیں کیس سٹڈی پڑھنے کیلئے کہیں۔ ہر گروپ کو درج ذیل سوالات کے جوابات دینا ہیں:

- کن حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ یہ صورتِ حال کس طرح مختلف ہوسکتی تھی؟
- آپ کے خیال میں ثمینہ، ندیم اور اس کے بچوں کو کیا ہوا تھا؟

- آپ کے خیال میں اگر ندیم کو اپنے ایچ آئی وی کا پہلے معلوم ہو جاتا تو کیا حالات مختلف ہو سکتے تھے؟

تیسرا قدم

شرکاء کو بڑے گروپ میں واپس لائیں اور ان کو جلدی سے بحث کا خلاصہ پیش کرنے کو کہیں۔ گروپ سے پوچھیں کہ امتیازی سلوک کی مخصوص وجوہات کونسی ہیں اور ان کو تبدیل کرنے کیلئے کیا کیا جا سکتا ہے۔ اخلاقی قدروں، مذہب اور بیماری کے بارے میں جہالت کے مسئلہ کو سامنے لائیں۔ کیونکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جن کو انفیکشن ہے وہ سزا کے حقدار ہیں۔ ایڈز کی بیماری کی ابتدائی علامات کو ذرائع ابلاغ نے جنگ اور خوف کی علامات سے جوڑ دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ بحث آخری مشق کو کرنے کیلئے ایک سوچ دیتی ہے۔

رویوں میں تبدیلی لانے سے متعلق ممکنہ نتائج درج ذیل ہیں:

- لوگوں کے ساتھ کام کریں۔
- ایچ آئی وی، ایڈز کے متعلق معلومات تک رسائی کو بڑھائیں۔
- مثال سب کے سامنے بیان کریں۔
- پالیسیوں اور قوانین میں تبدیلی لانے کیلئے پیروکاری کریں۔
- ایچ آئی وی ایڈز میں مبتلا افراد کیلئے معاون گروپ تشکیل دیں۔
- وہ روایتی مسائل جن پر بات کرنے کی پابندی ہو اس پر بحث کریں۔

چوتھا قدم

شرکاء کو کہیں کہ سوالنامے پر دوبارہ نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ مشق کی روشنی میں کیا وہ اپنے کسی جواب کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں؟ تمام جوابات پر تیزی سے نظر دوڑائیں اور بیانات کی بنیاد پر (ایڈز کے مرض کی وجہ سے) رسوائی اور امتیازی سلوک کو نمایاں طور پر واضح کریں۔

ہینڈ آؤٹ

1- خوف کی شرح

2- ثمینہ کی کہانی

خوف کی شرح

ہدایات: نیچے آپ کو ایڈز اور ایڈز کے مریضوں کے بارے میں بیانات اور سوالات ملیں گے۔ ایک سے 12 تک کے بیانات کے بارے میں آپ کو نشاندہی کرنا ہے کہ آیا آپ ان بیانات سے متفق ہیں یا نہیں۔ جبکہ 13 سے 16 تک اپنی رائے کے قریب ترین جواب کے گرد دائرہ لگا دیں۔

1- ہسپتال میں کام کرنے والوں کو ایڈز کے مریضوں کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہیے۔

2- ایڈز کے مریض کو عام مریضوں کی طرح ہی معیاری صحت کی خدمات کا حق حاصل ہے۔

3- ایڈز نے میری ملازمت کو ایک خطرے والی ملازمت بنا دی ہے جس سے کبھی بھی ہاتھ دھو سکتا/سکتی ہوں۔

4- ایڈز خدا کی طرف سے غیر اخلاقی حرکات کی سزا ہے۔

5- دوسرے مریضوں کی نسبت ایڈز کے مریضوں کے ساتھ ہونے والا سلوک مختلف ہوتا ہے۔

6- ایڈز کے مریضوں کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات کا مطلب دوسرے ضرورت مند مریضوں سے زیادتی ہے۔

7- ایڈز کے مریض مجھے اخلاقی طور پر پریشان کرتے ہیں۔

8- اگر مجھے معلوم ہو کہ میرے کسی جاننے والے کو ایڈز ہے تو میرے لئے اس سے تعلقات قائم رکھنا مشکل ہوگا۔

9- اگر میرے ساتھی کارکن کو ایڈز ہو تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

10- اگر مجھے ایڈز ہو جائے تو مجھے یہ فکر ہوگی کہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ میں ہم جنس پرست ہوں۔

11- ایڈز کے مریضوں کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ صلہ مند ہو سکتا ہے۔

12- ایچ آئی وی، ایڈز کے مریض کی مدد کرنے کیلئے معمول سے ہٹ کر اسکی مدد کرنا نہایت ضروری ہے۔

13- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایڈز سے متاثرہ افراد کو سرکاری سکولوں میں کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

14- کیا آپ کے خیال میں ایڈز کے مریضوں کو ہوٹلوں میں کھانا فراہم کرنے پر معمور ہونا چاہیے۔

15- کیا آپ کے خیال میں ایڈز کے مریضوں کو ہسپتال میں موجود دیگر مریضوں کے ساتھ کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

16- کیا ایڈز کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے آپ کے اندر زیادہ برداشت پیدا ہوئی ہے یا کمی آئی ہے یا آپ کا رویہ تمام ہم جنس پرستوں کے بارے میں تبدیل نہیں ہوا۔

ایک سے بارہ تک جواب دیتے وقت شرکاء کو چاہیے کہ پیمانے کا استعمال کریں۔ جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

1- مکمل متفق

2- متفق

3- کسی حد تک متفق

4- کوئی رائے نہیں

5- مکمل غیر متفق

6- غیر متفق اور

7- کسی حد تک غیر متفق۔

ثمینہ کی کہانی

گھروں میں کام کرنے والی معمولی پڑھی لکھی ثمینہ اور ندیم کی شادی چھ سال قبل ہوئی۔ ثمینہ مقامی زمیندار کے گھر باورچی خانہ میں کام کرتی ہے جبکہ ندیم کراچی میں نقل مکانی کر کے آنے والا مزدور ہے۔ چونکہ ندیم کو ثمینہ پر اعتماد نہیں ہے اس لئے ثمینہ اور اس کے بچے ندیم کے والدین کے پاس رہ رہے ہیں تا کہ وہ اس پر نظر رکھ سکیں۔ یہ بہت عام ہے کہ ندیم جب بھی گھر آتا ہے اس کے ساتھ جسمانی اور جنسی تشدد کرتا ہے۔ وہ عام طور پر 6 ماہ میں ایک مرتبہ گھر آتا ہے اور جب سے ان کی شادی ہوئی ہے وہ اسے چار مرتبہ گھر سے باہر نکال چکا ہے۔

ثمینہ چھ ہفتوں کی حاملہ ہے اور یہ اس کا پانچواں بچہ ہے۔ شہر کی ایک تحقیقی ٹیم (ریسرچ ٹیم) نے اس کے بچے کی پیدائش سے قبل معائنہ کے دوران اس کے خون کا نمونہ لیا اور اس کو بتایا کہ وہ ایچ آئی وی میں مبتلا لوگوں کے بارے پتہ لگا رہے ہیں۔ انہوں نے اس سے کئی سوال پوچھے جن کا جواب دیتے ہوئے اسے شرمندگی بھی ہوئی۔ اس نے بتایا کہ اس نے اس بیماری کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔ دو ہفتے بعد مقامی ہیلتھ وزیٹر اس سے ملنے دوبارہ اس کے گھر آئی اور بتایا کہ اس کو ایچ آئی وی کی بیماری ہے اور یہ بیماری اس کے بچے کو منتقل ہو جائے گی۔ اس نے ثمینہ کو مشورہ دیا کہ وہ یہ حمل ضائع کروا دے اور مستقبل میں حمل سے بچنے کیلئے مستقل طریقہ کار استعمال کرے۔

ہیلتھ وزیٹر نے زمیندار کی بیوی کو اس کے ٹیسٹوں کی رپورٹ سے آگاہ کر دیا۔

جب اگلے دن وہ کام کیلئے آئی تو اسے کہا گیا کہ اس کی خدمات کی اب ضرورت نہیں۔ اس کو یہ بھی بتایا گیا کہ اس کی باورچی خانہ میں موجودگی سے دوسروں کو انفیکشن ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے اور وہ اپنے گھر میں کسی بھی بدکردار عورت کو نہیں رکھ سکتے۔

جب ندیم کو اپنی ماں سے یہ معلوم ہوا تو وہ فوراً اپنے گھر واپس آیا اور ثمینہ کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور اس پر الزام لگایا ہے کہ وہ دوسرے مردوں کے ساتھ سوتی رہی ہے۔ اس نے اس کو گھر سے نکل جانے کیلئے کہا۔ اس کے سسرال والوں نے اس پر جسم فروش ہونے کا الزام لگایا اور یہ کہ وہ ان کے بیٹے کو قتل کرنا چاہتی ہے اور اسے "بچے کی قاتلہ" بھی کہا جو ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے حمل ضائع کروانا چاہتی ہے۔ انہوں نے اس سے کہا کہ وہ گھر چھوڑ دے اور بچوں کو اپنے ساتھ لے جائے۔

جونہی وہ گھر سے نکلی تو اس کا سامنا بڑے ہجوم سے ہوا جن میں زیادہ تر اس کے ہمسائے تھے۔ وہ اس کو "زنا کار" اور "عصمت فروش" جیسے ناموں سے پکار رہے تھے کہ اس نے پوری برادری کی ناک کٹوا دی۔

جب وہ اپنے والدین کے گھر پہنچی تو اس نے دروازے پر تالا لگا ہوا دیکھا۔ معلوم ہوا کہ دو گھنٹے پہلے ہجوم نے ان کے گھر پر حملہ کرنا چاہا تھا۔

8 ماہ کے بعد ندیم کی موت ایک کمزور کر دینے والی بیماری کی وجہ سے ہو گئی۔ اس کا الزام بھی گاؤں والوں نے ثمینہ پر لگایا کہ اس نے ندیم سے بدلہ لینے کیلئے اس پر کالا جادو کیا تھا۔ تاہم اس وقت سے ثمینہ اور اس کے خاندان کا کسی کو معلوم نہیں۔

براہ کرم درج ذیل سوالوں کے جوابات دیں۔

کن حقوق کی خلاف ورزی ہوئی؟ صورتحال کس طرح مختلف ہو سکتی تھی؟ (آپ کے خیال میں ثمینہ، اس کے بچوں اور ندیم کو کیا ہوا؟) کیا آپ کا خیال ہے کہ اگر ندیم اپنا ایچ آئی وی ٹیسٹ پہلے معلوم کر لیتا تو حالات مختلف ہو سکتے تھے؟